هٰذَا کِتٰبُنَا یَنطِقُ عَلَیکُم بِالحَقِّ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ وشاب مدلل بدلائل سنت وکتاب

المسمیٰ بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

مینیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعاں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمٰی بہ

کلیدِ مناظرہ

معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عفا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسبِ فرمائش

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

۱۹۵۶ء

بار سوم

فاطمہؑ نے عمر کو دروازے پر دیکھ کر کہا کہ اے پسر خطاب۔ کیا تو چاہتا ہے کہ مجھ پر میرا دروازہ جلا دے۔ عمر نے کہا۔ ہاں اور یہ امر زیادہ قوی ہے بہ نسبت اس امر کے جو تیرا باپ لے کر آیا۔

تاریخ طبری ذکر خلافت ابو بکر میں ہے کہ عمر بن خطاب خانۂ جناب امیر علیہ السلام پر آیا اور وہیں طلحہ اور زبیر اور مہاجرین میں سے چند اشخاص تھے عمر نے کہا خدا کی قسم۔ میں ضرور یہ گھر تم پر جلا دوں گا۔ یا یہ کہ ابو بکر کی بیعت کرنے کے لئے باہر آؤ۔

مولوی وحید الدین خان نے کتاب حد تحقیق مطبوعہ لکھنؤ میں لکھا ہے کہ حسب روایت "تاریخ ابو الفداء" بادشاہ شام کے کہ جس پر شیعہ ہونے کا کچھ احتمال نہیں ہو سکتا۔ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عمر خانۂ فاطمہ علیہا السلام کو جلانے کے لئے اپنے ہاتھ میں آگ لے کر گئے تھے۔ اور حضرت ابو بکر نے یہ حکم پایا تھا۔ کہ علیؑ بیعت نہ کریں تو علیؑ اور ان کے ساتھیوں کو فاطمہؑ کے گھر سے نکال دیا جائے۔

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا خاندان مصروف گریہ و زاری ہو۔ تو اس وقت ہر ایک انسان کو اس خاندان سے قدرتاً اور اخلاقاً ہمدردی ہوتی ہے جوں جوں مدت منقضی ہوتی جاتی ہے۔ پس ماندگان میں صبر و تحمل آتا جاتا ہے۔ آخر کچھ عرصے کے بعد صدمۂ موت ہلکا ہو جاتا ہے

اگر عمر بن خطاب اور ابو بکر بن قحافہ دنیوی دستور ہی کو پیش نظر رکھتے تو خاندان اہلبیت کو سیر ہو کر وفات رسولؐ کے غم میں رو لینے دیتے اور صف ماتم الٹھ جانے دیتے۔ خلافت پر قبضہ کر چکے تھے اور اصحاب اور حلقہ بگوشوں کا جم غفیر موجود تھا۔ حضرت علیؑ سے بیعت لینے میں اتنی عجلت کی کیا ضرورت تھی۔ اور خانۂ اہلبیت کو مع اہل خانہ جلا دینے کی کیا مجبوری لاحق تھی۔ کیا یہ ممکن تھا کہ ڈرانے دھمکانے سے حضرت علیؑ ابو بکر کی بیعت کر لیتے۔

حضرات شیخین کے اس فعل نے عوام الناس میں ایک نقش قائم کر دیا کہ خاندان اہلبیتؑ کسی عزت کسی آبرو در کسی لحاظ کے مستحق نہیں ہیں اس فعل بد کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی نگاہ میں اہلبیتؑ کا وقار کم ہو گیا پھر حضرات ثلاثہ کے دور حکومت میں ان کی گوناگوں تدابیر سے اہلبیت کی عزت بتدریج لوگوں کے دل سے محو ہو گئی۔

پھر معاویہ اور اس کے بعد کے خلفاء نے جو جو وحشیانہ سلوک اہلبیتؑ اور محبان اہلبیتؑ سے روا رکھے ظاہر و باہر ہیں۔ جن خرابی دنیا کا منبع خلافت اول تھی جس کا مدار المہام وزیر اعظم عمر بن خطاب تھا۔

قصۂ قرطاس

بخاری امام بخاری مطبوعہ مصطفائی جلد پنجم ص۱۵۔ مسلم امام مسلم مطبوعہ نولکشور جلد دوم ص۲۲۶ "تاریخ